السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کراچی سے آمنہ خاتون لکھتی ہیں۔ کہ اسلام میں وٹہ سٹہ کی شادی کی کیا حیثیت ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت وسوال واضح ہوکہ اسلام میں وٹہ سٹہ کی شادی ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے حدیث میں ہے: ''کہ اسلام میں نکاح شغار (وٹہ سٹہ) کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔'' (صحیح مسلم کتاب لنکاح)

شغار کی تعریف یہ ہے کہ آپس میں یوں کہا جائے۔ تو اپنی لڑکی کی شادی مجھ سے اس شرط پر کردے۔ کہ میں اپنی لڑکی تیرے ہی نکاح میں دے دیتا ہوں۔ بعض روایات میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں۔ کہ اس شرط کے ساتھ ساتھ دونوں لڑکیوں کا کوئی الگ حق مہر مقرر نہ کیا جائے۔

واضح رہے کہ مہر ہونے یا نہ ہونے سے نفس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیوں کہ نتائج و عواقب کے لحاظ س دونوں صورتیں یکساں حکم رکھتی ہیں۔ اگر ایک لڑکی کا گھر برباد ہوتا ہے۔ تو دوسری بھی ظلم وستم کا نشانہ بن جاتی ہے۔ قطع نظر کے نکاح کے وقت ان کا الگ الگ مہر مقرر کیا گیا تھا یا نہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح کے ایک نکاح کو باطل قرار دیا تھا۔ حالانکہ ان کے درمیان مہر بھی مقرر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہی وہ شغار ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا تھا۔ (ابو داؤد کتاب النکاح باب فی الشغار)

ہمارے نزدیک اس قسم کے نکاح کی تین صورتیں ممکن ہیں:

1۔ نکاح کا معاملہ کرتے وقت ہی رشتہ لینے دینے کی شرط کرلی جائے۔ یہ صورت بالکل حرام اور ناجائز ہے۔

2۔ نکاح کے وقت شرط تو نہیں کی البتہ آثار و قرائن ایسے ہیں کہ شرط کا سا معاملہ ہے انجام کے لحاظ سے یہ بھی شغار ہے اور ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

3۔ نکاح کے وقت شرط بھی نہیں اور نہ آثار و قرائن شرط جیسے ہیں۔ اس صورت کو جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ تبادلہ نکاح محض اتفاقی ہے۔ اس طرح کے نکاح صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے دور میں متعدد مرتبہ ہوئے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث]

جلد:1 صفحہ:356